رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط

فاروق

قادیان

ایڈیٹر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۳۷ء | نمبر ۴۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا کے فضل سے قابل حمد ہے۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مدظلہا تعالیٰ کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

(۳) حسب اعلانات سابقہ فاروق کے وی پی جن بقایا داران اور جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان کے نام جاری کئے گئے ہیں۔ ان کا اخلاقی اور قومی فرض ہے۔ کہ وی پی وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ اور جن کو آئندہ فاروق سے تعلق نہیں رکھنا۔ وہ براہ مہربانی اپنا بقایا چندہ ارسال فرما کر آئندہ کے لئے فاروق بند کرنے کی اطلاع دیں۔

بادۂ عرفان

(از خاکسار "احسن اسماعیل" صدیقی آف گوجرہ)

عاشق ہوں تیرا کوئی گنہگار تو نہیں
اِک خوبرو کو دیکھ کے تم یاد آ گئے

یہ تو "کتاب عشق" کا ہے باب اوّلیں
اللہ! مجھکو یاں ترا جلوہ نہیں نصیب

صورت جو دیکھ پاؤں تو پھر عشق بھی کروں
نا آشنا ہیں کان بھی گفتار سے تری

نالے مرے سُنے تو ملائک سبھی یوں کہا
احباب پوچھتے ہیں مرا حال بار بار

احسن سنے ہیں جس نے وہیں جل کے رہ گیا
واللہ یہ انگار ہیں اشعار تو نہیں

بدلی ہوئی کچھ آج نگہ یار تو نہیں
دنیا کے حُسن میں تری چمکار تو نہیں

کوئی قتیلِ حُسن خطا وار تو نہیں
ورنہ مَیں اپنی زیست سے بیزار تو نہیں

ورنہ مَیں غیب دان لے سرکار تو نہیں
مَیں کوئی محض تشنۂ دیدار تو نہیں؟

دیکھو یہ کوئی میرا طلبگار تو نہیں؟
کیا مَیں کسی کے عشق میں بیمار تو نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف اسلام ہی فطرتی مذہب ہے

اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک کلام قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام ط یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اور یہی فطرت انسانی کے مطابق ہے یہ ایک ایسا دعوےٰ ہے۔ جس کے مقابل میں دنیا کا کوئی مذہب ایسا دعویٰ پیش نہیں کر سکا۔ اور نہ ہی تا قیامت پیش کر سکے گا۔ مگر اس دجالی زمانہ میں جبکہ شیطان پورے زور سے باطل کو ایسے چمکیلے رنگ میں پیش کر رہا ہے۔ کہ بڑے بڑے ذی شعور آدمی بھی اس کے دھوکہ میں پھنس جاتے ہیں۔ تمام مذاہب باطلہ نے بھی اپنے آپ کو فطرتی مذہب کہلانا شروع کر دیا ہے۔ مگر مثل مشہور ہے۔ کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ جھوٹا آدمی چند سوالات کے بعد ہی جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمام وہ لوگ جو اسلام کے سوا کوئی اور مذہب رکھتے ہیں۔ اپنے اس دعوےٰ کو پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچا سکتے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے یہی خیال کیا۔ یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ چلو ہم بھی اس دعوےٰ کو اپنی طرف منسوب کر لیں مگر انہیں یہ نہیں معلوم کہ دعویٰ بلا دلیل کچھ حقیقت نہیں رکھتا

اسلام کی صداقت کے نشان ہر وقت اور ہر زمانہ میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اور چشم بینا ہر وقت تجلیات الٰہیہ کو دیکھ کر اپنے ایمان کو ہر زمانہ میں تازہ کر سکتی ہے۔ مگر اس آنکھ کیلئے کوئی نشان نہیں۔ جو تعصب کی وجہ سے بند ہو چکی ہے۔ اور دیکھتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی۔

کسی چیز کا بانی اس چیز کے دونوں پہلوؤں سے اچھی طرح واقفیت رکھتا ہے۔ یعنی اس چیز کی خوبیوں اور نقصوں سے واقف ہوتا ہے۔ اور خوب جانتا ہے۔ کہ یہ اتنی مدت تک کام کر سکیگی۔ اور اتنے عرصہ کے بعد اسمیں یہ یہ عیب پیدا ہو جائیں گے۔ اور ان عیوب کو رفع کرنے کیلئے یہ کرنا چاہیئے۔ اب اس اصول کے مطابق اگر مان لیا جاوے۔ کہ تمام مذاہب مثلاً ویدک دھرم سکھ دھرم و اسلام عیسائیت وغیرہ ایک ہی خدا کی طرف سے ایک دوسرے کے بعد دنیا کے مختلف حصوں میں بنی نوع انسان کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اور اب تک بغیر کسی تبدیلی کے ہیں۔ تو پھر لازمی طور پر ماننا پڑیگا۔ کہ بوجہ ایک سرچشمہ ہونے کے انسان کی ہر ضرورت کو وہی پورا کر سکتا ہے۔ یعنی وہی مذہب کامل اور خدا تعالےٰ کی طرف سے سمجھا جائیگا۔ جس کا ہر قانون جو اسکی الہامی کتاب میں درج ہے۔ قابل عمل ہو۔ محض قوانین کا ہونا اور ایسے قوانین جن پر انسان عمل نہیں کر سکتا۔ انسان کیلئے کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ بلکہ جو قانون قابل عمل نہیں۔ وہ بے معنے اور فضول ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ کی شان کے خلاف ہے۔ کہ ایسے قوانین بنا دے۔ جو ناقابل عمل ہوں۔ بلکہ قوانین کے سچے ہونے کی یہ دلیل ہے۔ کہ اگر انسان نادانی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے کسی قانون کو قابل عمل نہ سمجھے۔ تو ایک وقت ایسا آوے کہ انسان اس قانون پر عمل کرنے کیلئے مجبور ہو جاوے۔ مثلاً وید کی تعلیم ہے۔ (بقول سوامی دیانند صاحب) کہ بیوہ کی شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر اسلام اسکو جائز بلکہ ضروری قرار دیتا ہے۔ اسلام کہتا ہے۔ وانکحوا الایامیٰ منکم۔ یعنی جس طرح مردوں میں جذبات ہیں۔ اسی طرح عورتیں بھی جذبات سے خالی نہیں ہیں۔ اور جسطرح کنوارے شادی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ رنڈوے بھی اس کے محتاج ہیں۔

اب اگر ظاہرہ طور پر دیکھا جاوے۔ تو ہر سماجی یہی کہیگا۔ کہ بیوہ کا نکاح نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر جب عملی زندگی میں قدم رکھا جاتا ہے۔ تو وہ لڑکی جس نے اپنے خاوند کی شکل تک نہیں دیکھی۔ اور بیوہ ہو گئی ہے۔ کسی صورت میں بھی بغیر خاوند کے عمر بسر نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سماجی حضرات اب اس پر زور دے رہے ہیں۔ اور ایسے قوانین بنوانا چاہتے ہیں۔ جن سے ایسی لڑکیاں بیاہی جاویں۔ یعنی وہ عملی زندگی میں اسلامی قوانین پر عمل کرنے پر مجبور ہیں۔ اسی طرح حال ہی میں سابق شاہِ ایڈورڈ ہشتم کا تخت سے دست بردار ہونا اہل بصیرت کیلئے ایک بین ثبوت ہے۔ کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور عیسائیت نامکمل ہے۔

سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم نے تخت کیوں چھوڑا؟

برطانیہ کے اخبارات کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ ایک عورت (مسز سمپسن) سے شادی کرنا چاہتے تھے۔ مگر وزراء انہیں شادی نہیں کرنے دیتے تھے۔ صرف اسلئے کہ یہ عورت طلاق یافتہ ہے۔

نبی کریمؐ نے طلاق کو جائز قرار دیا۔ اور خود بھی مطلقہ عورتوں سے شادی کی۔ حضور کے اس فعل کو عیسائی ہمیشہ اعتراض کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اس عمل کو خلاف فطرت انسانی بتاتے ہیں۔ مگر سابق شاہ برطانیہ کے عمل نے ثابت کر دیا۔ کہ یہ عمل خلاف فطرت انسانی نہیں بلکہ بعض حالات میں انسان عورت کو طلاق بھی دے سکتا ہے اور مطلقہ عورت سے شادی بھی کر سکتا ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ جو کہ تمام انسانوں کا خالق ہے۔ اسی کی طرف سے (جو انسان کے جذبات۔ عادات اور خصلات اور ضروریات سے بوجہ خالق ہونے کے واقف ہے) ہی یہ قانون بنایا گیا ہے۔ کہ ناموافقت کی صورت میں مرد اپنی بیوی سے طلاق دیکر الگ ہو سکتا ہے۔ اور دوسرا آدمی اس مطلقہ عورت سے بصورت موافقت بیاہ کر سکتا ہے۔ پس سابق شاہِ انگلستان کا یہ فعل عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہے اور عیسائی مذہب کے لئے ایک ایسی زبردست چوٹ ہے۔ کہ آئندہ وہ کبھی بھی مکمل مذہب ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ سابق شاہ انگلستان جیسے عقلمند انسان نے بھی اپنے مذہب میں اس مشکل کا حل نہ پا کر نبی کریمؐ کے بنائے ہوئے قوانین (جو حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں) کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ اور نبی کریمؐ کے ارشاد وانکحوا ما طاب لکم من النساء پر عمل کرتے ہوئے اسی عورت سے شادی کرنے کیلئے ایسی بادشاہی کو چھوڑ دیا۔ جسمیں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔

پس اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم۔ خاکسار محمد ظفر اللہ خاں از سحاب بھیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

تبدیلیٔ عقیدہ کے متعلق امیر پیغام کے عذرِ اخام

(۴)

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام نے نبوت مسیح موعودؑ کے متعلق اپنی تبدیلیٔ عقیدہ کا ایک یہ جواب دیا ہے۔ کہ "جو تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت اور رسالت کی خود کی۔ اسی تشریح کے لحاظ سے میں آپ کو نبی اور رسول کہنا جائز سمجھتا ہوں۔ یعنی یہ کہ لغوی معنوں کے لحاظ سے لفظ نبی کا اطلاق آپ پر ہو سکتا ہے۔ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں ہو سکتا ہے۔ جزئی نبی آپ ہیں۔

اور جس تشریح کے لحاظ سے خود حضرت صاحب نے انکار کیا ہے۔ میں بھی انکار کرتا ہوں۔ یعنی شرعی اصطلاح کے رو سے آپ نبی اور رسول نہیں کہلا سکتے۔ حقیقت کے رنگ میں آپ کو نبی نہیں کہا جا سکتا۔ آپ کامل نبی نہیں ہیں۔

اب یہ ایسی اصطلاحات نہیں ہیں۔ جو آج میں نے ایجاد کر لی ہیں۔ تا یہ کہا جا سکے۔ کہ اپنے الفاظ کی تاویل کے لئے ایک راہ نکال لی ہے۔ بلکہ یہ وہ اصطلاحات ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود قائم کیں۔ اور جن پر آخر تک قائم رہے۔

پس میں نے بھی جب لفظ نبی اور رسول کا استعمال کیا۔ یا جب آئندہ کروں گا۔ صرف لغوی معنی کے لحاظ سے مجاز اور استعارہ کے رنگ میں آپ کو جزوی نبی مانتے ہوئے کیا کروں گا۔" (صفحہ ۱۲، ۱۳)

مولوی صاحب کے اس جواب کا مدعا یہ ہے کہ یہ تو ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس قدر تحریرات ہیں۔ ان سب سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ شرعی اصطلاح کی رو سے نبی نہیں ہیں۔ اور آپ پر لفظ نبی کا اطلاق محض لغوی معنے کے لحاظ سے مجاز اور استعارہ کے رنگ میں اور جزوی طور پر کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ بھی واضح بات ہے۔ کہ ان کی (یعنی مولوی محمد علی صاحب کی) تمام تحریرات متعلقہ مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور تعلیمات کے عین مطابق ہوتی ہیں۔ اور ان میں سرِ مُو فرق نہیں پایا جاتا۔ پس ثابت ہُوا۔ کہ ان کی تحریرات مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا حاصل مضمون بھی یہی ہے کہ آپ نبی نہیں۔ بلکہ محض محدث ہیں۔ جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ ان کی تمام تحریرات جن میں ریویو کے زیر بحث مضامین بھی داخل ہیں۔ مساوی اور مرادف ہیں حضرت اقدس کی تحریرات کے۔ اور حضرت اقدس کی تحریرات مرادف اور مساوی ہیں نفی نبوت کے۔ اس لئے ثابت ہُوا۔ کہ ریویو کی مولوی صاحب کی تحریرات مساوی ہیں نفی نبوت کے۔ پس چونکہ اس عقلی دلیل سے ریویو کی تمام تحریرات کا ان کے موجودہ عقیدہ کے مطابق ہونا ثابت ہو گیا۔ اس لئے رسالہ "مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلیٔ عقائد" کی تمام بحث کالعدم ہو گئی۔ اور فیصلہ "مولٰنا" کے حق میں ہو گیا۔

مولوی صاحب کا یہ طریق استدلال اسقدر زبردست ہے۔ کہ وہ اس کے ذریعہ سے جس مدعا کو ثابت کرنا چاہیں۔ نہایت آسانی اور سہولت سے بلا تکلف ثابت کر سکتے ہیں۔ اور کسی شخص کو اس کے سامنے دم مارنے یا چون وچرا کرنے کی مجال نہیں ہو سکتی۔ اس دلیل کے ذریعہ سے آپ روزِ روشن کو کالی رات اور کالی رات کو روزِ روشن ثابت کر سکتے ہیں۔ اور جس مذہب اور جس عقیدہ کو اختیار کر کے وہ اسکی حقیقت کو لوگوں سے منوانا چاہیں۔ بہت آسانی سے منوا سکتے ہیں۔

مولوی صاحب کی اس دلیل کے متعلق میں ان سے صرف ایک بات دریافت کرنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

لفظ نبی کی یہ تشریح جو آپ نے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حوالہ دے کر پیش کی ہے۔ ریویو آف ریلیجنز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے مسئلہ پر بحث کرتے وقت انہوں نے کیوں نہ کبھی پیش کی۔ اور کیوں اس تشریح کو پسِ پشت ڈال کر متواتر اور مسلسل طور پر سالہا سال تک حضور کو انہی معنوں میں نبی اور رسول بتاتے اور ثابت کرتے رہے۔ جن معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور گذشتہ انبیاء علیہم السلام نبی اور رسول ہیں۔ اور کیوں غیر نبی محدثین کے زمرہ سے آپ کو خارج کر کے زمرۂ انبیاء علیہم السلام میں سے بتاتے رہے۔ جیسا کہ ذیل کی عبارتوں سے ثابت ہوتا ہے۔ جن کا انکار کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی سبیل اور کوئی راہ نہیں ہے۔

۱۔ "ایک متعصب آدمی جو ایک نبی کے خلاف رائے قائم کر چکا ہے۔ جیسے آپ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اور سیل ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کر چکے ہیں۔ وہ ایسی مبہم باتوں میں ایک نبی کے خلاف اعتراض پر ہاتھ ڈال سکتا ہے یا نہیں" (ریویو جلد ۴ صفحہ ۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ "مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ اعتراض کرتے وقت تو عیسائی اور اس سلسلہ کے مخالف بڑی بڑی باریکیاں نکالتے ہیں۔ مگر اس موٹی بات کو نہیں سمجھتے۔ کہ ایک مدعی نبوت میں کس امتیازی نشان کا پایا جانا ضروری ہے۔ جس سے اس کا حق پر ہونا کھل جائے۔ عیسائیوں کے ہاتھوں میں توریت موجود ہے۔ اور ہزاروں انبیاء کے نمونے ان کی آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ مگر کبھی وہ اپنی بحث کو اس رخ پر نہیں لائیں گے۔ کہ توریت میں، وہ کونسا امتیازی نشان پایا جاتا ہے۔ جس سے نبی کی نبوت اور منجانب اللہ ہونے پر قطعی اور یقینی ثبوت ملتا ہے۔" (ریویو جلد ۳ ۱۲)

۳۔ "خواجہ غلام الثقلین صاحب نے چار اصول سلسلہ احمدیہ کی صداقت پرکھنے کے لئے قائم کئے تھے۔ ..... میں نے ان کی اس بحث کی غلطی کو ظاہر کرکے دکھایا تھا۔ کہ ..... امتیازی نشان سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں وہ ہے۔ جس کو قرآن کریم نے اس پختہ اور حتمی وعدہ کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ..... نصرت اور تائید اس طرح پر جو سلسلہ نبوت کے ساتھ خاص ہے۔ جھوٹے مدعی کو کبھی نہیں ملتی۔ ..... چار باتیں خواجہ غلام الثقلین نے ..... ان معنوں کی تردید میں جو میں نے بیان کئے ہیں۔ پیش کی ہیں۔ ..... (شیطان[1] کی اطاعت کرنے والے زیادہ ہیں۔ بنی اسرائیل[2] کے معصوم بچے فرعون کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ مسیح[3] مصلوب ہوئے۔ خلفاء اربعہ[4] اور سبطین میں سے پانچ کس دشمنوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔) بحث تو یہ تھی۔ کہ سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے۔ اب خواجہ غلام الثقلین خود ہی بتائیں۔ کہ ان پیش کردہ امور میں سے سوائے تیسرے کے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے۔ باقی مدعی نبوت کون کون ہیں۔ کیا شیطان مدعی نبوت ہے۔ یا بنی اسرائیل کے شیر خوار لڑکے مدعی نبوت تھے۔ کیا خلفاء اربعہ اور سبطین مدعی نبوت تھے۔ اگر نہیں۔ تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق ہے۔" (ریویو جلد ۵ ۱۱)

۴۔ "خدا تعالیٰ کا قانون مستمرہ اور سنت جاریہ جو صحیح مذہبی تاریخ سے ثابت ہوتے ہیں۔ اس طرح پر واقع ہوئے ہیں۔ کہ جب کبھی دنیا میں سخت ایمانی ضعف چھا جاتا ہے۔ اور دنیا کے مذہبوں میں ایسی طاقت و تاثیر اور قوت جذب اور اعجاز و معجزہ نمائی اور زوردار براہین نہیں رہتیں۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ کمال فضل اور رحم سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ کہ جس کے مقدم خیر سے مذہب حقہ میں نئی زندگی کی روح نفوذ پاتی ہے۔ اور مرجھائے ہوئے نخل ایمان پھر تر و تازہ ہو جاتے ہیں۔

اسی قانون کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں کے اندر مختلف ممالک میں انبیاء نازل فرماتا رہا ہے۔ پھر جب مسیح سے چھ سو برس بعد عیسائی مذہب پر اسی قسم کی موت وارد ہوئی۔ جس کو تیرہ سو برس کا عرصہ گذر چکا ہے۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر اسی قانون اور ان تمام پیشگوئیوں کے مطابق جو قریباً ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے مسیح موعودؑ کو قادیان میں نازل فرمایا ہے۔ جس کا نام نامی حضرت میرزا غلام احمد صاحب ہے۔" (ریویو جلد ۶ ۵)

میں نے اس جگہ محض بطور نمونہ یہ چار فقرے ان کی سابقہ تحریرات میں سے نقل کئے ہیں۔ اور اگر ان سب کو جمع کیا جائے۔ تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوتی ہے۔

اب مولوی صاحب مہربانی فرما کر ہمیں بتائیں کہ جو تشریح انہیں آج یاد آئی ہے۔ اور ریویو کی ایڈیٹری کے زمانہ میں انہیں بھولی ہوئی تھی۔ وہ ان تحریرات پر کیونکر چسپاں ہو سکتی ہے۔ کیا مولوی صاحب کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور گذشتہ ہزارہا انبیاء بھی سب کے سب محض لغوی معنوں میں۔ مجاز اور استعارہ کے طور پر اور جزوی نبی ہیں۔ اور اگر مولوی صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور گذشتہ ہزارہا انبیاء کو محض لغوی معنوں میں نبی مجاز اور استعارہ کے رنگ میں نبی اور جزوی نبی نہیں مانتے۔ تو وہ اپنی ان تحریرات کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کس منہ سے جزوی نبی محض لغوی معنوں کی رو سے نبی اور استعارہ کے طور پر نبی قرار دیتے ہیں۔ اور اپنی ان تحریرات کی یہ توجیہہ کرتے ہیں۔ اور اگر مولوی صاحب اپنی سابقہ تحریرات کو زیر بحث لانے کے بغیر ان کو اپنے نئے خیالات اور نئے عقائد کے مطابق قرار دے سکتے ہیں۔ تو ایک اسلام سے مرتد ہو کر عیسائیت یا آریہ مذہب اختیار کر لینے والے شخص کو جو اپنے ارتداد سے قبل سالہا سال تک اسلام کی تائید میں کتابیں لکھ لکھ کر شائع کرتا رہا ہو۔ کیوں یہ کہنے کا حق نہیں پہنچتا۔ کہ میں نہ کبھی مسلمان رہا۔ نہ میں نے کبھی اسلام کی تائید میں کوئی تحریر لکھی۔ اور میری جس قدر سابقہ تحریرات ہیں۔ وہ دراصل اسلام کی تردید کرتی اور عیسائیت یا آریہ مذہب کا اثبات کرتی ہیں۔

افسوس ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اپنی تبدیلئ عقائد پر پردہ ڈالنے کے لئے ساری دنیا کی آنکھوں میں خاک ڈالنا چاہتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں۔ کہ دراصل وہ دنیا کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکہ کا شکار بنا رہے ہیں۔ اے خدا ان کی آنکھیں پھر کھول۔ اور انہیں ہلاکت کے گڑھے سے نکال۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی مشن

تناسخ

(۴)

تناسخ کے ابطال میں دلیل دوئم

ماہرین علم بیالوجی کے تجربات سے ثابت ہے کہ فی مربع انچ زمین میں لاکھوں جراثیم ہوتے ہیں۔ بے کاشت زمین میں کم از کم ایک لاکھ فی مربع انچ۔ اور باغوں یا کھیتوں کی زمین میں پندرہ لاکھ فی مربع انچ۔ (دیکھو مینوائیل آف بیکٹیریالوجی بائی رابرٹ میوٹر اینڈ جیمز رچی صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷) ان جراثیم کو خدا نے اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ یہ مردہ جانداروں (جن میں تمام قسموں کے حیوان اور درخت گھاس پات وغیرہ شامل ہیں) کے جسموں کو بہت سادے مرکبات کی شکل میں تبدیل کرتے ہیں۔ (دیکھو مذکورہ بالا کتاب کا صفحہ ۲۲) یہ کتاب ہندوستان بھر کے میڈیکل کالجوں میں پڑھائی جاتی ہے) اب حساب کریں۔ تو بیس مربع گز زمین میں چار ارب جراثیم ملتے ہیں۔ کیونکہ ایک مربع گز میں ۱۲۹۶ مربع انچ ہوتے ہیں۔ اور فی مربع انچ زمین پندرہ لاکھ جراثیم ہوتے ہیں۔ تو ایک مربع گز میں ۱۲۹۶ × ۱۵۰۰۰۰۰ = ۱۹۴۴۰۰۰۰۰۰ اس بیس مربع گز زمین پر ۱۹۴۴۰۰۰۰۰۰ × ۲۰ = ۳۸۸۸۰۰۰۰۰۰ جراثیم ہر وقت ملتے رہتے ہیں۔ ادھر دنیا کی آبادی اس وقت قریب دو ارب ہے۔ فرض کرو۔ کہ زیادہ سے زیادہ چار ارب انسان اس دنیا میں رہ سکتے ہیں تو معلوم ہوا۔ کہ ہر بیس مربع گز میں جتنے جراثیم ہر وقت ملتے ہیں۔ اتنے انسان تمام دنیا میں ہو سکتے ہیں۔ اب کل دنیا کا رقبہ ۱۹۷۰۰۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ جس میں ۱۹۷۰۰۰۰۰۰ × ۳۰۹۷۶۰۰ مربع گز ہوئے۔ (کیونکہ ایک مربع میل میں ۳۰۹۷۶۰۰ مربع گز ہوتے ہیں) اور چونکہ فی مربع گز زمین پر ۱۹۴۴۰۰۰۰۰۰ جراثیم ہوتے ہیں۔ اس لئے کل زمین پر

۱۹۴۴۰۰۰۰۰۰ × ۳۰۹۷۶۰۰ × ۱۹۷۰۰۰۰۰۰ =

۱۱۸۶۲۸۱۶۷۶۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ یعنی کہ کل دنیا کی آبادی سے ۲۹۶۵۷۰۴۱۹۲۰۰۰۰۰ گنے زیادہ۔ اور جتنی کہ دنیا کی شروع دنیا سے پرے تک آبادی ہو سکتی اس سے ۲۹۶۵۷۰ گنے زیادہ (یعنی چار ارب سال میں جو کہ آریہ دوست دنیا کی عمر بتاتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ چار سنکھ انسان شروع دنیا سے اخیر دن تک پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ اگر ہم انسان کی عمر کی اوسط چالیس سال فرض کریں۔ تو کل دس کروڑ پشتیں انسانوں کی دنیا میں ہو سکتی ہیں۔ اب اگر ہر ایک پشت میں چار ارب انسان مان لیں۔ تو کل چار سنکھ انسان دنیا میں شروع سے لے کر اخیر تک یعنی چار ارب سال میں ہو سکتے ہیں) اب اگر یہ بھی فرض کر لیں۔ کہ جو جراثیم اس وقت دنیا میں ہیں۔ وہی شروع دنیا میں بھی تھے۔ آج بھی ہیں۔ اور آخر دن تک وہی رہیں گے۔ تب بھی ان جراثیم کی تعداد دنیا کی کل آبادی کی مجموعی تعداد سے جو کہ چار ارب سال میں ہو سکتی ہے۔ ۲۹۶۵۷۰ گنے زیادہ نکلتی ہے اور اگر وہ بھی مرتے رہتے ہیں۔ اور نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ تو خدا کی پناہ ہم اندازہ ہی نہیں لگا سکتے کہ وہ انسانوں سے کتنے گنے زیادہ ہوں گے۔ اب اگر اس تعداد جراثیم کے ساتھ دوسری بھوگ جونی ہستیاں بھی شامل کر لی جاویں۔ تو بھوگ جونی ہستیاں کرم جونی ہستیوں سے اربوں۔ پدموں گنی زیادہ بن جاتی ہیں۔ اب یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر بھوگ جونیاں ایسی ہستیاں ہیں۔ جو کہ ایک نہ ایک وقت ضرور انسان کی جون میں تھیں۔ تو ماننا پڑا۔ کہ ایک وقت ضرور ایسا ہوگا۔ جبکہ چار سنکھ سے اربوں گنے زیادہ انسان دنیا میں موجود ہوں۔ اور یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ دنیا میں چار سنکھ سے زیادہ انسان رہ سکتے ہی نہیں۔ لہذا تناسخ باطل ثابت ہوا۔ ممکن ہے۔ کہ بعض سائنس سے ناواقف آریہ دوست یہ کہدیں۔ کہ جراثیم میں روح ہوتی ہی نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جن چیزوں میں ذیل کی تین باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ سب ذی روح ہیں۔

(i) غیر مادے کو (بذریعہ خوراک) اپنے اندر لے کر اسے اپنے مادے میں تبدیل کرنے کی طاقت رکھنے والے

(ii) بڑھنے والے۔

(iii) اور اپنے ہم جنس پیدا کرنے کی طاقت رکھنے والے

اب یہ تینوں باتیں ان جراثیم میں بھی پائی جاتی ہیں۔ لہذا وہ بھی ذی روح ہیں۔

تناسخ کے ابطال میں دلیل سوئم

آریہ صاحبان مانتے ہیں۔ کہ ہر ایک روح مفرد ہے۔ (اس لئے تقسیم نہیں ہو سکتی) اور ازلی ابدی ہے۔ نیز یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ جو روحیں آج کیڑے مکوڑوں میں ہیں۔ وہی ایک وقت انسانوں میں تھیں۔ اور جو انسانوں میں ہیں۔ وہ ایک وقت تھا۔ کہ حیوانات نباتات وغیرہ میں تھیں۔ یعنی کہ کل حیوانات نباتات کیڑے مکوڑوں میں ایک جیسی ہی روحیں ہوتی ہیں۔ جو کہ کبھی انسانوں کی جون میں آجاتی ہیں۔ اور کبھی حیوانوں اور درختوں کی جون میں چلی جاتی ہیں۔ اب علم بیالوجی کے ماہرین نے تجربات کی بنا پر جو کہ ہزارہا مرتبہ کئے جا چکے ہیں۔ یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ کم از کم چار جاندار ایسے بھی موجود ہیں۔ جن کو اگر دو یا دو سے زیادہ حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ تو ہر ایک کا ہر ایک حصہ علیحدہ علیحدہ طور پر پورے کا پورا جاندار بن جاتا ہے۔ یہ

چار جاندار کیچوا۔ امیبا۔ ہائیڈرا اور سٹینٹر ہیں۔ ان میں سے کیچوے سے تمام لوگ واقف ہیں۔ اب یہ بارہا تجربہ کر کے دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر اس کے دو حصے کر دیئے جائیں۔ تو کچھ عرصہ کے بعد اس حصے میں تو جس میں منہ باقی ہے۔ دم بن جاوے گی۔ اور جس حصہ میں دم رہ گئی ہے۔ اور منہ نہیں ہے۔ اس میں منہ تیار ہو جاوے گا۔ اور کہ یہ دونوں حصے ہر آن زندہ رہتے ہیں۔ اب ان تجربات سے ثابت ہوا۔ کہ ان جانداروں کی روحیں قابل تقسیم ہیں۔ اب یا تو ان میں وہی روحیں نہیں ہیں۔ جو کہ انسانوں میں ہوتی ہیں۔ یا اگر مانیں کہ وہی ہیں۔ جیسا کہ آریہ دوست فرمایا کرتے ہیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ انسان کے اندر جو روح ہے۔ وہ بھی قابل تقسیم ہے۔ اب اگر پہلی بات مانیں۔ تو تناسخ باطل ثابت ہوا۔ اگر دوسری بات کو مانیں۔ تو ثابت ہوا۔ کہ روحیں ازلی نہیں۔ کیونکہ جو چیز قابل تقسیم ہوتی ہے۔ وہ ازلی نہیں ہو سکتی بہر صورت تناسخ باطل ثابت ہوا۔ کیونکہ اگر روح ازلی نہیں۔ تو تناسخ کیسے رہ سکتا ہے۔ یہ سنکر ممکن ہے کہ آریہ دوست یہ کہیں۔ کہ "خدا نئی روحیں ان حصوں میں اسی وقت ڈال دیتا ہے"۔ لیکن میں عرض کرونگا۔ کہ یہ آپ کا دعویٰ بے دلیل ہے۔ آپ حضرات یہ دعویٰ اس وقت کر سکتے ہیں۔ جبکہ یہ ثابت کر لیں۔ کہ تقسیم کئے جانے کے بعد دونوں یا کوئی ایک حصہ مر جاتا ہے۔ اور پھر جب خدا ان میں نئی روحیں ڈال دیتا ہے۔ تو وہ زندہ ہوتے ہیں۔ جب تک کہ آپ حضرات یہ نہ ثابت کر لیں۔ آپ کا دعویٰ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ہمارا دعویٰ بے دلیل نہیں۔ کیونکہ ہم ثابت کرتے ہیں۔ کہ کاٹے جانے کے بعد کوئی وقت ایسا نہیں جس میں کہ یہ حصے زندہ نہ ہوں۔ (باقی دارد)

تبلیغ رسالت مکمل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام نایاب اشتہارات تبلیغ رسالت کے نام سے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے دس جلدوں میں محفوظ کر دیئے ہیں۔ مکمل تبلیغ رسالت کی چند جلدیں باقی ہیں۔ شائقین جلد منگوالیں پھر دستیاب نہ ہونگی۔ قیمت مکمل دس جلد دس روپیہ مجلد گیارہ روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔ پتہ:۔ دفتر فاروق قادیان (پنجاب)

احمدی مشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامات ظہور مسیحؑ و مہدیؑ

(۲)

نمبر ۶۔ ایک اور نہایت عظیم الشان علامت **یاجوج ماجوج** کا خروج ہے۔ کہ وہ تمام روئے زمین پر مسلط ہو جائیں گے۔ اور ان کی موجودگی میں کوئی بھی حکومت نہیں ہوگی۔ جو ان سے سربلندی میں فخر کر سکے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ لوگوں پر بموجب آیت وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ۔ خروج کریں گے۔ اور لوگوں کو اپنے ماتحت کر لیں گے۔ .... (دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۳۰۳)

دجال کی طرح یاجوج ماجوج کی نسبت بھی لوگوں میں عجیب در عجیب خیالات پھیلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ کوئی عجیب الخلقت مخلوق نہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی حضرت آدم کی اولاد ہیں۔ جس کی تصدیق ذیل کی حدیث سے ہوتی ہے۔ "ابن عساکرؓ نے ابوہریرہؓ سے روایت بیان کی۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ نوحؑ کے تین بیٹے تھے۔ ایک سام دوسرا حام۔ اور تیسرا یافث۔ سام کی اولاد عرب۔ فارس اور روم ہیں۔ جن میں خیر و برکت ہے۔ اور یافث کی اولاد یاجوج ماجوج۔ ترک اور ہمقالی ہیں۔ اور ان میں خیر و برکت نہیں۔ اور حام کی اولاد بربری قبطی اور سودانی ہیں"۔ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۹)

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جو لوگ ان میں سے اسلام لائے۔ وہ یاجوج ماجوج سے علیحدہ کئے گئے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ تُرک من یاجوج وماجوج۔ یعنی ان کا نام ترک ایسلئے ہوا۔ کہ وہ یاجوج ماجوج سے ترک اور علیحدہ کئے گئے۔

پس جب ترک کوئی عجیب الخلقت نہیں۔ تو یاجوج ماجوج کیسے ہو سکتے ہیں۔ اور حدیثوں میں جو ان کے لمبے قد اور بڑے بڑے کان بیان کئے گئے ہیں۔ تو اس کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ وہ بڑے بہادر ہونگے اور لمبے کانوں سے مراد دور دور کی خبریں معلوم کر لینا ہے۔

یہ لفظ یاجوج ماجوج اج یا اجیج سے نکلا ہے۔ جس کے معنی پانی اور آگ کے ہیں۔ پس یاجوج ماجوج ایسی قومیں ہیں۔ جو آگ اور پانی سے زیادہ تر کام لینگی۔ اور تورات میں تو صاف نام لے کر بتا دیا ہے۔ کہ وہ کون لوگ ہوں گے۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

"اے جوج روس اور مسک اور ٹوبل کے سردار میں تیرا مخالف ہوں۔ (حزقیل نبی کی کتاب ۳۸/۳)

اور باب ۳۹/۵ میں ہے:۔

"میں ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پرواہی سے سکونت رکھتے ہیں۔ ایک آگ بھیجوں گا"۔

اوپر کے حوالوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ روس اور جزائر کی رہنے والی یورپین اقوام کو ہی یاجوج ماجوج کہا گیا ہے۔ اور مذکورہ بالا تمام علامتوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ صرف یہی قومیں اسکی محل و مصداق ہو سکتی ہیں۔ ان کے خروج کے بارہ میں آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔ کہ وہ ایک ہزار سال کے بعد کھول دیئے جائیں گے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ کہ روس اور دیگر اقوام یورپ نے جب مسلمانوں کو عیاشی میں مبتلا پایا۔ تو وہ اپنے ملکوں سے تاجروں کی صورت میں ٹھیک ہزار سال بعد یعنی گیارھویں صدی ہجری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یں نکل کھڑے ہوئے۔ اور رفتہ رفتہ تمام ممالک اسلامی پر مسلط ہو گئے۔ ادھر تو انگریز۔ ڈچ اور فرانس بڑھے۔ دوسری طرف وسط ایشیا سے روس بڑھا۔ اول الذکر نے ہند۔ برہما۔ افغانستان وغیرہ پر اپنا سکہ بٹھالیا۔ اور مؤخر الذکر نے تمام تاتار اور ترکستان کا ملک ہضم کرلیا۔ اور افریقہ۔ امریکہ اور سمندر کے کل جزائر انہی اقوام کے قبضہ میں آگئے۔ اور اب کوئی قطعہ باقی نہیں جس پر ان اقوام کا تصرف نہ ہو۔ اب بھی یہ کہنا کہ یاجوج ماجوج کسی نامعلوم جزیرہ میں بند ہیں۔ اور آئندہ کسی زمانہ میں خروج کرکے روئے زمین پر غالب آجائیں گے واقعات کو جھٹلانا اور صداقت کا خون کرنا ہے۔ بھلا جب اس وقت روئے زمین کے چپہ چپہ کا جغرافیہ بن چکا ہے۔ یہاں تک کہ قطب شمالی و قطب جنوبی کے مفصل حالات معلوم ہو چکے ہیں۔ جہاں آدم زاد کا کوئی نشان نہیں۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ جزیرہ کونسی دنیا میں واقع ہے۔ جس کا ابھی تک کسی کو سراغ نہیں ملا۔

نمبر ۶۸۔ ایک اور علامت یہ ہے۔ کہ مہدی معہود کی لوگ تکذیب کریں گے۔ اور اس پر علماء کفر کا فتویٰ لگائیں گے۔ چنانچہ حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ میں لکھا ہے:۔

"چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیاء سنت و اماتتِ بدعت فرماید۔ علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہا و اقتداء مشائخ و آبائے خود باشند گویند ایں مرد خانہ برانداز دین و ملت است و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل دے کنند"۔

ترجمہ:۔ "جب مہدی علیہ السلام احیاء سنت اور ازالۂ بدعت فرمائیں گے۔ تو اس وقت کے علماء جو تقلیدِ فقہاء اور اقتداء مشائخ و آبا کے عادی ہوں گے۔ کہینگے کہ یہ تو ہمارے دین کو خراب کر رہا ہے۔ اور اسکی مخالفت پر کمربستہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور اپنی عادت کے مطابق اس کے کافر اور گمراہ ہونے کا فتویٰ دیں گے"۔

اسی طرح مکتوبات احمدیہ جلد ۲ مکتوب ۵۵ میں حضرت مجدد الف ثانی نے لکھا ہے:۔ (ترجمہ) نزدیک ہے کہ علمائے ظواہر حضرت عیسےٰ کے اجتہادی مسائل کو بوجہ باریک اور دقیق ماخذ ہونے کے انکار کرینگے اور مخالف کتاب و سنت کہیں گے"۔

یہ علامات بھی نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہوئیں۔ کیونکہ ان مولویوں نے حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتوےٰ دیا۔ اور یہی کہا۔ کہ یہ شخص ہمارے دین کو خراب کر رہا ہے۔ اور ان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا۔

انجیل سے علامتیں

جس طرح پر قرآن کریم اور احادیث شریف کی بیان کردہ تمام علامتیں پوری ہو چکی ہیں۔ اسی طرح پر اناجیل میں مسیح کی آمد ثانی کی جو علامات مقرر تھیں۔ وہ بھی سب کی سب پوری ہو چکی ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے حوالوں سے ظاہر ہے:۔

"اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا۔ تو اس کے شاگرد الگ اس کے پاس آکر بولے۔ ہمیں بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ ..... یسوع نے جواب میں ان سے کہا۔ ..... تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبرا نہ جانا۔ کیونکہ ان باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے۔ لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کرے گی۔ اور جگہ جگہ کال پڑیں گے۔ اور بھونچال آئیں گے۔ لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہوں گی۔ ..... اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ اور ستارے آسمان سے گریں گے۔ اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی"۔

(متی $\frac{24}{3}$)

اسی طرح مرقس کی انجیل میں ہے:۔ "ملک ملک پر اور بادشاہت بادشاہت پر حملہ کرے گی۔ اور جگہ جگہ زلزلہ ہوگا۔ اور کال پڑے گا۔ اور بڑی اذیتیں ہوں گی"۔

اور لوقا کی انجیل میں ہے:۔ "اکثر جگہ میں بڑے بڑے زلزلے اور کال اور وبائیں ہوں گی۔ اور ڈراؤنی اور بڑی علامتیں آسمان سے ظاہر ہونگی"۔

مذکورہ بالا تمام علامتیں بھی پوری ہو چکی ہیں۔ کیونکہ یہی وہ آخری زمانہ ہے۔ جس میں جگہ جگہ کال اور مری پڑی۔ تواریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ۱۷۶۹ء سے اب تک ۳۵۰ کال سخت پڑ چکے ہیں۔ جن میں سے ۵۱ سے زائد ہندوستان میں پڑے۔ ۱۸۹۷ء و ۱۹۰۰ء کے قحط میں ہزارہا انسان اس ملک میں بھوک سے مر گئے۔ اور قریب قریب ہر سال کہیں نہ کہیں ہندوستان میں قحط موجود رہتا ہے۔

نیز جو بیحد موتیں طرح طرح کی بیماریوں اور وباؤں سے ہو رہی ہیں۔ اسکی نسبت زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ چاروں طرف ہیضہ۔ چیچک۔ طاعون وغیرہ موجود ہیں۔ جن سے ہر سال لاکھوں جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔

زلزلوں اور بھونچالوں سے اس زمانہ میں وہ تباہی ہوئی ہے۔ کہ ابتدائے افرینش سے اب تک اس کی نظیر نہیں ملتی۔ صرف ہندوستان میں ایک کروڑ سے زائد جانیں زلزلوں سے تلف ہو چکی ہیں۔

رہا یہ کہ قوم پر قوم اور بادشاہت بادشاہت پر حملہ کریں گی۔ دنیا اس کا عبرتناک انجام جنگ یورپ میں دیکھ چکی ہے۔ جبکہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر حملہ آور ہوئی۔ اور وہ تباہی پھیلی۔ کہ تاریخ دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔

یہ وہ علامات بینات ہیں۔ جو ظہور مہدی کے لئے خود مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمادی تھیں۔ جو شمس النہار کی طرح کھلے طور پر واقع ہو چکیں۔ ان سے انکار کرنا گویا رسول اللہ صلعم کے کلمات کی تکذیب کرنا ہے۔ پیشگوئیوں میں اخفا کا پہلو ضروری ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کوئی نبی ایسا نہیں آیا۔ جسے ساری دنیا نے قبول کر لیا ہو۔ دور کیوں جاؤ۔ خود سرور عالم فخر کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی نظیر موجود ہے۔ کہ بہت سے نشانات حضور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیہ السلام کی نسبت کتب سابقہ یعنی توریت وانجیل وغیرہ میں مذکور تھے۔ لیکن پھر بھی توریت وانجیل کے حامل یہود و نصاریٰ نے حضور علیہ السلام کی بڑھ چڑھ کر مخالفت کی۔ اور ان نشانوں سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ جو ان کی اپنی مقدس کتابوں میں موجود تھے۔ پس آپ بھی خدارا سوچیں۔ کہ جب سب علامات پوری ہو چکی ہیں۔ تو کیا وجہ کہ نہ تو حضرت مسیح علیہ السلام اب تک آسمان سے اترے۔ اور نہ حضرت مہدی کا ظہور ہوا۔ یہ ایسا تو ہو نہیں سکتا۔ کہ علامتیں تو سب پوری ہو جائیں۔ لیکن وہ شخص جس کے لئے خدا تعالیٰ یہ سب نشانات ظاہر کرے۔ اس کا کہیں پتہ نہ ہو۔ پس خوب سوچئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ پہلوں کی طرح ہمیشہ کے لئے صادق مامور کی شناخت سے محروم رہ جاؤ۔ اے بھائیو۔ خدا تعالیٰ نے اسلام کی حالت زار پر رحم کر کے آپ کی مدد کے لئے آپ ہی میں سے ایک شخص کو علم لدنی دے کر کھڑا کر دیا۔ اور اس کو ان آسمانی اوزار سے مسلح کر کے بھیجا۔ جو زمانہ موجودہ کی زبردست جنگ کے لئے ازبس ضروری تھے۔ غرض وہ پہلوان عین ضرورت کے وقت جبکہ اسلام نااہل مسلمانوں کی غفلت سے پچھاڑا جا چکا تھا۔ جنگل میں چنگاڑتا ہوا نکلا۔ اور افواج کفر کو ایک ہی حملہ میں پسپا کر کے ان کا یہاں تک ناک میں دم کر دیا۔ کہ وہ لومڑی کی طرح دم دبا کر گھروں میں بیٹھ رہے اور ان کے سامنے آنے کی جرأت نہ کر سکے۔ یہی نہیں بلکہ خدا کے اس مامور نے دنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور کوئی نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے۔

پس اے رسول عربیؐ کے جان نثار غلاموں رسول اللہ صلعم کے فرمودہ نشانات سے فائدہ اٹھاؤ اور اس محسن کا شکر ادا کرو۔ جس نے اسلام اور مسلمانوں میں از سر نو جان ڈال دی۔

اطلاع - آپ کے نام فاروق کا وی پی بھیجا گیا ہے۔ وصول فرمایئں۔ واپس نہ کریں۔

"سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم ترین تاریخی واقعات"

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم تاریخی واقعات کے وقوع پذیر ہونے کی تاریخوں کو جاننا اور یاد رکھنا ایک ایسا ضروری امر ہے۔ جس کی ہر احمدی ایک شدید ضرورت محسوس کرتا ہوگا۔ اور اس کی زبردست اہمیت سے انکار نہیں کرے گا۔ بسا اوقات مذہبی تبادلۂ خیالات میں۔ لیکچروں میں اور شاندار مقالات سے سلسلہ کے اخباروں اور رسائل کے صفحات کو مزین کرنے میں ان کی اس قدر ضرورت اور بروقت تلاش کرنے میں اتنی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ کہ انسان ان کو ہر وقت دماغ میں مستحضر رکھنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ بغیر تاریخوں کے کیونکر اس بات کا علم ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس نے کب دعویٰ کیا۔ اور خدا سے الہام پا کر دنیا میں کب اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ پھر کس کس سن میں حضور نے مخالفین و معاندین کے خلاف پیشگوئیاں کیں۔ اور وہ کن کن تاریخوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچیں۔ غرضیکہ تمام اہم واقعات کی تاریخوں کو جاننا اور ان سے مکمل واقفیت رکھنا ایک ایسا ضروری اور لابدی امر ہے۔ جس کے بغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بداندیش مخالفین سلسلہ کے لئے مشتبہ ہو جانے کا یقینی و قطعی احتمال رہتا ہے۔ اور بعض اوقات صحیح طور پر تاریخی واقعات کا علم نہ ہونے سے علمی مجالس میں انسان کو بے حد منفعل و شرمسار ہونا پڑتا ہے۔

اس لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے۔ کہ ہماری جماعت جو ایک پاکیزہ۔ مذہبی اور انتظامی جماعت ہے۔ ان تاریخوں سے بہترین طور پر واقف ہو جائے۔ تاکہ ہر میدان میں بلا خوف و خطر بغیر شک و شبہ کے ہر ایک بات کو مدلل بیان کر سکے اس لئے میں ذیل میں چند اہم ترین کوائف کے وقوع پذیر ہونے کی تاریخوں کو قلمبند کرتا ہوں۔ تاکہ احباب کو آسانی رہے۔ اور زیادہ تلاش کرنے کی دقت پیش نہ آئے۔ (وما توفیقی الا باللہ)

(۱) ولادت باسعادت حضرت مسیح علیہ السلام — ۱۸۳۵ء

(۲) حضرت اقدسؑ کی والدہ ماجدہ کا انتقال — ۱۸۶۴ء

(۳) حضرت اقدسؑ کے والد ماجد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کا انتقال — ۲۰ اگست ۱۸۷۵ء

(۴) تعمیر مسجد اقصیٰ اور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ — ۱۸۷۶ء

(۵) مقدمہ از جانب ڈاکخانہ و سفر سیالکوٹ — ۱۸۷۷ء

(۶) حضور کا اخباری دنیا میں روشناس ہونا اور برادر ہند نام برہمو اخبار میں پہلا مضمون شائع فرمانا ..... — ۱۸۷۸ء

(۷) ابتدا تصنیف براہین احمدیہ و اعلان طبع و اشاعت — ۱۸۷۹ء

(۸) براہین احمدیہ حصہ اول و دوم کی اشاعت اور مخالفین اسلام کے نام دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج — ۱۸۸۰ء

(۹) اشاعت براہین حصہ سوم و الہام ماموریت "قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ" — ۱۸۸۲ء

(۱۰) وفات برادر حضرت اقدس مرزا غلام قادر صاحب — ۱۸۸۳ء

(۱۱) ستارہ ذوالسنین کا ظاہر ہونا جو حضور کے ظہور کی علامت تھی۔ — ستمبر ۱۸۸۳ء

(۱۲) پسر موعود کی پیشگوئی (زبانی) اشاعت براہین حصہ چہارم — ۱۸۸۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸۸۴ء
(۱۳) اشتہار اعلان دعوئ۔ تعمیر مسجد مبارک نکاح حضرت ام المؤمنین بمقام دہلی۔

۱۸۸۵ء
(۱۴) حضرت اقدس کا سرخی کے چھینٹوں والا کشف دیکھنا۔ لیکھرام کا قادیان آنا۔ ۱۰ر جولائی
(۱۵) قادیان کے آریوں کے ساتھ نشان آسمانی دکھانے کی قرارداد۔
(۱۶) رات کو کثرت سے آسمان پر ستاروں کا ٹوٹنا کہ یورپ کے اخباروں میں شور پڑ جانا۔ اس کے بعد مدار ستارے کا نکلنا۔ جو حضرت عیسیٰ کے وقت میں نکلا تھا۔ ۲۸ر نومبر

۱۸۸۶ء
(۱۷) حضرت اقدس کا سب سے پہلا الہام۔
(۱۸) پسر موعود کے متعلق پہلا اشتہار۔ ۲۰ر فروری
(۱۹) حضرت اقدس کا سرسید کے متعلق پیشگوئی فرمانا کہ اسکو مصائب و تکالیف کا سامنا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع پذیر ہوا۔ اور یہ پیشگوئی اس طور پر پوری ہوئی۔ کہ سرسید کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے نقصان کی وجہ سے اس قدر صدمہ ہوا۔ کہ تین دن غم سے کھانا نہ کھایا۔ غشی بھی آئی۔ اور انجام کار آخری عمر میں نوجوان لڑکے کی وفات سے اسکو ایک جانکاہ صدمہ پہنچا۔ ۲۰ر فروری
(۲۰) پسر موعود کے متعلق نو برس کی میعاد والا دوسرا اشتہار۔ ۲۲ر مارچ
(۲۱) پسر موعود کے متعلق تیسرا اشتہار۔ ۸ر اپریل
(۲۲) حضرت اقدس کا دلیپ سنگھ کے متعلق بعض متوحش خبروں کا ذکر کرنا۔ چنانچہ اس کے بعد دلیپ سنگھ کو عدن سے واپس ہونا پڑا۔ اس کی عزت میں خطرہ ہوا۔ فروری

۱۸۸۷ء
(۲۳) پسر موعود کے متعلق چوتھا اشتہار۔ ۱۰ر جولائی
(۲۴) بشیر اول کی پیدائش۔ ۷ر اگست

۱۸۸۸ء
(۲۵) محمود احمدؐ نام۔ اولوالعزم کے پیدا ہونے کی خبر۔ ۱۰ر جولائی
(۲۶) بشیر اول کی وفات۔ ۴ر نومبر
(۲۷) سبز اشتہار۔ محمود مصلح موعود۔ بشیر ثانی فضل عمر کے متعلق۔ یکم دسمبر

۱۸۸۸ء
(۲۸) بیعت لینے کا حکم و الہام الٰہی۔ دسمبر

۱۸۸۹ء
(۲۹) حضرت (محمود) امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیدائش۔ ۱۲ر جنوری
(۳۰) پہلی بیعت بمقام لدھیانہ

۱۸۹۰ء
(۳۱) تصنیف فتح اسلام و توضیح مرام

۱۸۹۱ء
(۳۲) حضرت اقدس کو مسیح کی وفات اور آمد ثانی کے متعلق اس مضمون کا الہام ہونا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کا موجودہ عقیدہ اور انتظار غلط ہے۔
(۳۳) حضور کا اپنے مسیح موعود ہونیکا اعلان کرنا

۱۸۹۲ء
(۳۴) مرزا احمدؐ بیگ ہوشیار پوری کی موت۔
(۳۵) لیکھرام کے متعلق پیشگوئی چھ سال۔
(۳۶) عربی میں مقابلہ کی دعوت۔
(۳۷) حضرت صاحبزادہ میرزا البشیر احمدؐ صاحب کی ولادت کے متعلق پیشگوئی۔ ۱۰ر دسمبر

۱۸۹۳ء
(۳۸) حضور کا عبد اللہ آتھم سے مشہور مباحثہ (پندرہ روز تک) جون
(۳۹) ولادت حضرت صاحبزادہ مرزا البشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے۔ ۲۰ر اپریل
(۴۰) صاحبزادہ مرزا شریف احمدؐ صاحب کی ولادت کے متعلق پیشگوئی۔ ۵ر ستمبر

۱۸۹۴ء
(۴۱) حضرت خلیفہ اولؓ کے صاحبزادہ عبد الحیؒ مرحوم کی پیدائش کے متعلق حضور کی پیشگوئی۔ ستمبر
(۴۲) سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق الہام ہوا۔ ان شانئک ھو الابتر۔ سو وہ ابتر ہی ہلاک ہوا۔ ۲۹ر ستمبر
(۴۳) نشان کسوف و خسوف۔ ۶ر اپریل
(۴۴) ولادت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؐ صاحب۔ ۲۴ر مئی

۱۸۹۵ء
(۴۵) بابا نانک کے مسلمان ہونے کی تحقیق کا اعلان۔
(۴۶) مسیح ناصری کی قبر واقع سری نگر کی تحقیق کا اعلان
(۴۷) حضرت اقدس کا چولا بابا نانک کی تحقیق کرنے کیلئے بمع چند احباب ڈھیرہ بابا نانک جانا۔ ۳۰ر ستمبر

۱۸۹۶ء
(۴۸) حضرت اقدس کا "اسلامی اصول کی فلاسفی" والے مضمون کے متعلق اشتہار شائع فرمانا کہ "مضمون سب سے بالا رہیگا"۔ ۲۱ر دسمبر
(۴۹) اس مضمون کا ہزاروں سامعین کے مجمع میں پڑھا جانا اور مقبولیت حاصل کرنا۔ ۲۷، ۲۸ر دسمبر

۱۸۹۷ء
(۵۰) صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ولادت سے قبل الہام ہوا۔ "آید آں روز کہ متخلص شود"۔ تفہیم ہوئی لڑکی پیدا ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہوا۔ یکم فروری
(۵۱) نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ولادت باسعادت ۷ر مارچ
(۵۲) حضور کو الہاماً معلوم ہوا۔ کہ سرسید کی موت قریب ہے۔ ۱۲ر مارچ
(۵۳) حضرت اقدس کو الہام ہونا کہ "رومی سلطنت کے اکثر ارکان دولت کا چال چلن سلطنت کے لئے مضر ہے"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۲۴ر مئی
(۵۴) حضور کا الہام شائع فرمانا۔ کہ "ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے ہیں۔ جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غدارانہ سرشت ظاہر کرنیوالے ہونگے۔ اسکی تصدیق بعد کے آنیوالے واقعات نے کردی۔ ۲۵ر جون
(۵۵) ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے جھوٹے مقدمہ کے متعلق اشارہ ہوا۔ جو چند ہی روز بعد ظہور میں آیا۔ اور خدا تعالےٰ نے حضور کو بری کیا۔ ۲۹ر جولائی
(۵۶) پنڈت لیکھرام آریہ کی موت۔ ۶ر مارچ
(۵۷) میموریل برائے وائسرائے ہند برائے اصلاح مذہبی مناقشات۔
(۵۸) تجویز قیام مدرسہ تعلیم الاسلام۔

۱۸۹۸ء
(۵۹) حضرت مسیح موعود کو طاعون کے پودے نہایت کریہہ شکل۔ سیاہ رنگ اور خوفناک صورت میں دکھائے جانا۔ اور حضور کا یہ رؤیا اخباروں میں شائع فرمانا۔ ۶ر فروری
(۶۰) حضور نے احمدؐ بیگ کی موت کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔ اور وہ چھ ماہ بعد ہوا۔ ۱۰ر جولائی
(۶۱) حضرت ام المؤمنین و حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ۳ر اکتوبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۶۲) حضور کے الہام کے مطابق سرسید کا فوت ہونا۔
(۶۳) غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینے کی ممانعت۔
(۶۴) قیام مدرسہ تعلیم الاسلام۔
(۶۵) الحکم کا اجراء قادیان سے
(۶۶) صاحبزادہ مبارک احمد مرحوم کی ولادت۔ ۱۴ر جون
(۶۷) "پہلے بیہوشی پھر بیہوشی پھر موت"۔ یہ الہام حضور کو ڈاکٹر بوڑیخانصاحب مرحوم کے متعلق تھا۔ ۲۰ر جون
(۶۸) حضور کے الہام کے مطابق بوڑیخاں کی وفات۔ جولائی
(۶۹) پنجاب کے لاٹ پادری کو دعوت اور اسکا گریز۔
(۷۰) بروز عید الاضحیٰ حضرت مسیح موعودؑ کا خطبہ الہامیہ بزبان عربی بیان فرمانا۔ ۱۱ر اپریل
(۷۱) حضرت اقدس نے اپنی جماعت کا نام جماعت احمدیہ رکھا۔ مارچ
(۷۲) دیوار کے مقدمہ کا فیصلہ ہونا اور حضرت صاحب کا بموجب پیشگوئی کے کامیاب ہونا۔ مخالف کو اپنے ہاتھ سے دیوار گرانے کا حکم ہوا۔ ۱۲ر اگست
(۷۳) صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و مرزا شریف احمد صاحب و مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہم الرحمان کی آمین۔ ۲۰ر نومبر
(۷۴) ریویو آف ریلیجنز انگریزی کا اجراء ۲۰ر جنوری
(۷۵) اعجاز المسیح کا جواب لکھنے والے کے متعلق الہام ہوا۔ کہ "وہ نادم ہوگا۔ اور حسرت سے مرے گا"۔ چنانچہ بہت عرصہ بعد پیر مہر علی شاہ کی طرف سے جواب شائع ہوا۔ اور اسکی اردو عبارت لفظ بلفظ محمد حسین بھین کا سرقہ ثابت ہوئی۔ یہ بات ظاہر ہونے کے بعد اسکی انتہائی ذلت ہوئی۔ ۲۰ر فروری
(۷۶) حضرت اقدس کا اعلان فرمانا کہ جو تین ماہ تک چندہ نہیں دے گا۔ اسکا نام جماعت سے خارج کر دیا جاوے گا۔ ۱۵ر مارچ
(۷۷) مینارۃ المسیح کی بنیاد کا رکھا جانا (بروز جمعہ مطابق ۱۳ر ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ ہجری) ۱۲ر مارچ
(۷۸) ریویو آف ریلیجنز اردو کا اجراء ۲۰ر مارچ
(۷۹) صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے نکاح کی مسنون رسم۔ ۱۲ر ستمبر
(۸۰) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی برات لڈکی کی طرف روانہ ہوئی (پہلی شادی خانہ آبادی کے وقت) ۲ر اکتوبر

(۸۱) حضرت اقدس کو رات کے تین بجے الہام ہوا۔ "وَاما نرینّک بعض الذي نعدھم للسّلسلة السّماويّة ونتوفّينّک"۔ یہ الہام "سلسلة السماوية" کے لفظ کے ساتھ ایک بار اور اس کے بغیر چھ بار ہوا۔ گویا کہ کل سات بار۔ چنانچہ اس عظیم الشان الہام الٰہی کے مطابق آپ کے وصال کے بعد لاتعداد عبرتناک پیشگوئیاں اور الہامات اہل دنیا کے لئے ظاہر ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ ان میں سے بعض مثلاً
حضرت امیر المؤمنین کی ذات والا صفات کے متعلق تمام پیشگوئیاں والہامات بہترین طور پر پورے ہوئے۔ زار روس کی حالت عبرتناک ہوئی۔ ترک یونانیوں پر غالب آئے تائی آئی کا الہام پورا ہوا۔ انفلوئنزا پھوٹا۔ بنگالہ کی دلجوئی ہوئی۔ آپ کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچی۔ ۲۰ر اکتوبر
(۸۲) بعد از نماز فجر حضرت اقدس کو بہشتی مقبرہ کے متعلق مکاشفہ ہوا۔ اور اسکی زمین اور قبروں کا نقشہ دکھایا گیا۔ ۱۸ر نومبر
(۸۳) مولوی رسل بابا امرتسری مباہلہ اور حضور کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔ ۸ر دسمبر
(۸۴) حضرت اقدس کو لاہور میں بکثرت یہ الہام ہوا۔ کہ "اریک برکات من کل طرف"۔ چنانچہ جب آپ کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لے گئے۔ تو قریباً دس ہزار آدمی آپ کی زیارت کے لئے جہلم پہنچے۔ اور گیارہ سو مرد اور دو سو عورتیں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ اور کرم دین کا مقدمہ خارج کر دیا گیا۔ (الہام) ۱۵ر جنوری
(۸۵) ڈوئی امریکن (مدعی نبوت) کی عبرتناک موت
(۸۶) حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا۔ "اِنّی اُحافِظُ کلّ مَنْ فِی الدّارِ اِلّا الّذین علوا باستکبار"۔ اس میں طاعون سے حفاظت کا وعدہ تھا۔ چنانچہ اتنی طاعون پڑی۔ کہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں گھر ویران ہو گئے۔ مگر آپ کے گھر میں طاعون کی ایک بھی واردات نہ ہوئی۔ ۵ر مئی
(۸۷) کرم الدین جہلمی کے مقدمہ کے متعلق الہام ہوا۔ کہ "پرہیزگاروں کے ساتھ خدا ہوگا۔ اور ان کو فتح و نصرت دیگا"۔ چنانچہ کرم دین کا مقدمہ خارج ہو کر وہ خود سزایاب ہوا۔ اور حضرت منظفر و منصور۔ ۲۸ر جون
(۸۸) کابل میں صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت۔ ۱۴ر جولائی
(۸۹) حضرت اقدس کا سفر سیالکوٹ اور کرشن ہونے کا دعویٰ
(۹۰) ولادت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔
(۹۱) کرم دین جہلمی کے مقدمہ کی اپیل پر ششن جج امرتسر کا فیصلہ ہوا۔ حضرت اقدس اور حکیم فضل الدین صاحب مرحوم کے جرمانے واپس ہوئے۔ لیکن کرم دین پر جرمانہ برقرار رہا۔ ۲۹ر دسمبر
(۹۲) کانگڑہ کا دہشت ناک زلزلہ اور حضور کا باغ میں جا کر قیام کرنا۔ ۴ر اپریل
(۹۳) حضرت اقدس کو صبح کے وقت لکھا ہوا دکھائی دیا۔ "آہ نادر شاہ کہاں گیا"۔ ۳ر مئی
(۹۴) حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات۔ ۱۱ر اکتوبر
(۹۵) بنگال کی نسبت پیشگوئی۔ ۱۳ر جنوری
(۹۶) تصنیف اشاعت الوصیت۔
(۹۷) چراغ الدین جمونی بمع دو لڑکوں کے مباہلہ کے ماتحت طاعون سے ہلاک ہوا۔ ۴ر اپریل
(۹۸) ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے متعلق حضرت اقدس کو الہام ہوا۔ کہ "انا اخذناک بعذاب الیم"۔ چنانچہ اس پاکیزہ وحی کے عین مطابق ڈاکٹر مذکور سل اور دق کی خطرناک بیماری سے نہایت حسرتناک انداز میں دنیا سے چل بسا۔ ۱۱ر جون
(۹۹) جنوبی امریکہ میں عظیم الشان زلزلہ کا آنا۔ ۱۶ر اگست
(۱۰۰) دوالمیال کا ایک بہت بڑا فقیر مرزا جس نے ستمبر ۱۹۰۵ء کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ۲ سال تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تباہ ہو جانے کی پیشگوئی کی تھی۔ پورے ایک سال بعد اس کی وفات کی خبر آنا بمع اہل و عیال۔ ۲۶ ستمبر

(۱۰۱) بہشتی مقبرہ کا آغاز

(۱۰۲) صدر انجمن احمدیہ کا قیام

(۱۰۳) شادی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے۔

(۱۰۴) تشحیذ الاذہان کا اجراء

(۱۰۵) ولادت نصیر احمد مرحوم پسر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

(۱۰۶) سعد اللہ لدھیانوی کا مباہلہ کے اثر اور حضرت اقدس کی پیشگوئی کے ماتحت ہلاک ہونا۔ جنوری

(۱۰۷) آسمان سے آتشین گولہ کا نشان اور ۲۵ دن والی پیشگوئی کا ہیبت ناک ظہور۔ وہ گولہ تمام پنجاب میں دکھائی دیا۔ ۳۱ مارچ

(۱۰۸) بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ مصنف "عصائے موسیٰ" مباہلہ کے ماتحت طاعون سے ہلاک ہوا۔ ۷ اپریل

(۱۰۹) حضرت اقدس کو الہام ہوا "بلائے دمشق" چنانچہ اسی کے مطابق دمشق پر فرانسیسی گولہ باری کی وجہ سے سخت مصیبت آئی۔ ۹ اپریل

(۱۱۰) حضرت اقدس نے خواب میں دیکھا۔ کہ بشیر احمد (یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب) کھڑا ہے۔ وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا..... ۲۰ اپریل۔ چنانچہ اسی رؤیا کے عین مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو بہار میں ایک عبرتناک زلزلہ آیا۔

(۱۱۱) حقیقۃ الوحی شائع ہوئی۔ ۵ مئی

(۱۱۲) مرزا مبارک احمد کی وفات۔ ۱۶ ستمبر

(۱۱۳) حضرت اقدس کا مضمون "دنیا میں کوئی الہامی کتاب ہے یا نہیں اگر ہے تو کونسی" بمقام لاہور آریوں کے پنڈال میں حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ نے پڑھ کر سنایا۔ ۳ دسمبر

(۱۱۴) توسیع مسجد مبارک۔

(۱۱۵) نکاح حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ

(۱۱۶) نکاح حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

(۱۱۷) ولادت امۃ السلام بیگم صاحبہ دختر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔

(۱۱۸) جلسہ وچھووالی و مضمون حضرت اقدس۔

(۱۱۹) فنانشل کمشنر بہادر کا قادیان آنا۔ اور مسلم لیگ کے متعلق حضرت اقدس کی پیشگوئی۔

(۱۲۰) حضرت اقدس کو بوقت صبح ۴ بجے الہام ہوا۔ "مباش ایمن از بازی روزگار"۔ ۲۶ اپریل

(۱۲۱) حضرت اقدس کو وفات سے چھ روز قبل الہام ہوا۔ الرحیل ثم الرحیل والموت قریب۔ ۲۰ مئی۔

(۱۲۲) حضرت اقدس کا وصال۔ ۲۶ مئی

(۱۲۳) حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ کا خلیفہ اول مقرر ہونا۔ ۲۷ مئی۔

(۱۲۴) تعلیم الاسلام ہائی سکول سے مدرسہ احمدیہ کی علیحدگی۔

(۱۲۵) ولایت میں احمدی مشن بھیجنے کی تجویز

(۱۲۶) حضرت خلیفہ اول رضؓ کا گھوڑے سے گرنا

(۱۲۷) بنگال کی دلجوئی والے عظیم الشان نشان کا ملک معظم کے ہاتھوں پورا ہونا۔ ۱۲ دسمبر

(۱۲۸) ایڈورڈ میموریل فنڈ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ چندہ دینا علاوہ متفرق شخصی رقوم کے۔

(۱۲۹) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی حج کو روانگی۔ ۲۶ ستمبر

(۱۳۰) تعمیر عمارت تعلیم الاسلام ہائی سکول شروع ۲۵ جولائی

(۱۳۱) تعمیر عمارت تعلیم الاسلام ہائی سکول ختم (خرچ قریباً ۵۲ ہزار)

(۱۳۲) "الفضل" سلسلہ کے ارگن کا اجراء

(۱۳۳) حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا عین حالت نماز میں وصال۔ ۱۳ مارچ

(۱۳۴) حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مقبرہ بہشتی میں دفن ہونا۔ ۱۴ مارچ

(۱۳۵) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خلیفہ ثانی بننا۔ ۱۴ مارچ

(۱۳۶) پیغامیوں کے شر و فساد کا پھوٹنا اور خلافت حقہ کے مقابلہ میں انکی پیہم ناکامیوں کا آغاز۔

(۱۳۷) جنگ یورپ کا آغاز حضرت اقدس کی زبردست پیشگوئی۔

(۱۳۸) مینارۃ المسیح کی تکمیل کا کام۔ دسمبر

(۱۳۹) اٹلی میں ہولناک زلزلہ اور عبرتناک تباہی

(۱۴۰) پیغامیوں کا گرگٹ کی طرح مختلف رنگ بدلنا اور احمدی عقائد سے پھرنا۔

محترم قارئین! یہ ہے مختصر سا خاکہ ان اہم ترین تاریخی واقعات کا جن کا عموماً سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مذہبی تبلیغی سرگرمیوں میں بہت بڑا دخل ہے۔ اور عام طور پر جن کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ورنہ انہیں تاریخوں کے ضمن میں اور بھی متعدد واقعات تھے۔ جو گو اپنی ذات میں ایک وقعت رکھتے تھے۔ لیکن تبلیغی جد و جہد میں ان کی کچھ خاص ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ اسلئے بخوف طوالت ان کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ ان تاریخی واقعات کے علاوہ جو میں نے اجمالاً قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے ہیں اور بھی کئی ایسی اہم ترین تحقیقی باتوں کی سنہ وار ضرورت ہے۔ جن کو تکمیل اور مستقل طور پر جمع کرنے کا ابھی تک شاید کسی کو خیال نہیں آیا۔ مثلاً

(۱) مشاہیر سلسلہ نے جن جن تاریخوں میں بیعتیں کیں۔ ان کو پوری توجہ سے ضبط کرنا

(۲) اسی طرح سلسلہ کی اولیات۔ یعنی پہلی بیعت کس نے کی۔ سب سے پہلا لیکچر حضور نے کب اور کہاں دیا۔ پہلا مباحثہ کب۔ کہاں اور کس کے ساتھ ہوا۔ پہلا کھلا کھلا نشان کونسا اور کب ظاہر ہوا۔ پہلا

تبلیغی وفد کب اور کہاں گیا۔ پہلا تبلیغی مشن کب اور کہاں قائم ہوا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۳) اسی طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ کی انسٹی ٹیوشنوں کے قیام کی تفصیل بقید تاریخ۔ غرضکہ کہ جس قدر بھی ایسے اہم واقعات ہیں۔ ان کو ضبطِ تحریر میں لانا ہمارے سلسلہ کی تاریخ کو مکمل کرنے میں زیادہ ممد ہوگا۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے۔ کہ ان کے بغیر سلسلہ کی تاریخ ایک حد تک نامکمل سی رہتی ہے۔ تو ناموزون نہ ہوگا۔

اس لئے میں نہایت ادب سے سلسلہ کے ارباب علم وفضل کی خدمت میں گذارش کروں گا۔ کہ وہ ان اہم ترین امور کو جن میں بڑی کاوش۔ محنت اور چھان بین کی ضرورت ہے۔ سنہ وار ضبط کرکے نوجوانانِ سلسلہ کو اپنی تبحر علمی سے مستفید فرمادیں۔

یہ مختصر تاریخی واقعات کا خاکہ سنہ ۱۹۱۵ء تک ہے۔ آئندہ کسی قسط میں انشاء اللہ سنہ ۱۹۱۶ء سے لیکر سنہ ۱۹۳۶ء تک مکمل کرنے کی کوشش کی جاویگی

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

احقر ملک نذیر احمد ریاض مولوی فاضل "جامعہ"

نوٹ:۔ ان تاریخی واقعات میں اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو۔ تو اطلاع ملنے پر اسکی صحت و درستی کردیجائیگی۔ احباب ان کو غور سے ملاحظہ فرمالیں۔ (ایڈیٹر)

مولوی ثناء اللہ صاحب کو دعوت مناظرہ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو جب قرآن اور حدیث نے دھکے دیئے۔ اور اپنے پاس تک نہ پھٹکنے دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کوئی دلیل نہ ملی تو بچارے بائبل کے پیروؤں میں آپڑے۔ اور لکھا کہ "مسیح تو یہ ہے۔ کہ ہمارے پاس تکذیب مرزا پر جتنے دلائل ہیں ان میں سے دانیال والی پیشگوئی وزن دار ہے۔ ہم اپنے ناظرین کو جو مباحثات قادیانیہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ سب سے پہلے اس دلیل سے کام لیا کریں"۔ (اہلحدیث یکم نومبر سنہ ۱۹۲۹ء

اس لئے میں بجائے کسی اور ناظرین کو مخاطب کرنے کے خود مولوی صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ خود میدان میں آدیں۔ اور اپنی مایۂ ناز دلیل دانیال والی پیشگوئی کو پیش کرکے دیکھیں۔ کہ آیا یہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تکذیب کرتی ہے یا تصدیق کرکے آپ کو دھکے دیتی ہے۔ مولوی صاحب میں نہایت ہی مؤدبانہ عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ صرف مجھ سے ہی آنکھ ملائیے۔ اور جلد میدان میں آئیے۔ پھر اس مایۂ ناز پیشگوئی وزن دار کا لطف اٹھائیے۔ تاکہ ہم پھر ایک دفعہ قرآن مجید اور احادیث شریف اور اس پیشگوئی کی روشنی میں یہ اعلان کریں۔ ؎ مٹ گئے جیلے تمہارے ہوگئی حجت تمام

اب بتاؤ منکرو کس پر پڑی لعنت کی مار

آپ کے جواب کا منتظر محمد عبدالحق مجاہد امرتسری

اکسیر حیات

امرت بوٹی

امرت بوٹی ہر شخص کے لئے ایک نئی زندگی اور نئی طاقت و کامیابی کا زندہ پیغام ہے۔ بیرسٹروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ طالب علموں۔ کلرکوں کے لئے حیات بخش ہے۔ غلط کار نوجوانوں۔ جریان۔ کثرت احتلام۔ کمی باہ کا تریاق ہے۔ بے زبان عورتوں کی بے قاعدگی۔ ایام ماہواری سفید رطوبت بے اولادی کیلئے اکسیر اعظم ہے۔ تازہ خون پیدا کرنا اور جسم کا وزن بڑھا دینا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ ہر موسم میں ہر عمر والے انسان کے لئے کامیاب ہے

قیمت 50 گولی ۸ر۔

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

تندرستی

تندرست دانتوں اور مضبوط مسوڑوں پر منحصر ہے

پائیرس ٹوتھ پوڈر ع۱

دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اگر وہ جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں ان کو اپنی جگہ پر جما دیتا ہے۔ منہ سے بدبو آنے کو روکتا ہے۔ پائیریا کے جراثیم اس سے مرجاتے ہیں۔ سرد گرم پانی اگر دانتوں میں درد کرتا ہو۔ تو اس سے آرام آجاتا ہے۔

پائیرس پوڈر ع۲۔ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا دیتا ہے۔ خوشبودار ہے۔ دانتوں کی میل کو کاٹ کر مضبوط کرتا ہے۔

قیمت ہر دو پوڈر بارہ آنے۔

(پنجاب)

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر چھاؤنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب

جن دوستوں نے میری اہلیہ کی بیماری کی خبر اور دعا کی تحریک فاروق میں پڑھ کر مجھے بیمار پرسی کے خطوط ارسال فرمائے ہیں۔ نیز دعا بھی کی ہے۔ میں فرداً فرداً سب کو جواب دینے کی بجائے بذریعہ اعلان ہذا ان سب احباب کا شکر گذار ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا ان کو اس کا اجر عظیم بخشے۔ آمین۔ لیکن میری اہلیہ کی بیماری میں تا ایندم کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ صلابت جگر سے ورم کی زیادتی ہو رہی ہے۔ ہر ممکن علاج کیا جارہا ہے۔ مگر دعا کے بغیر کوئی علاج کارگر نہیں ہوسکتا۔ لہذا پھر احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ دردِ دل سے دعا فرماکر ثواب حاصل کریں۔ کہ خدا تعالےٰ صحت اور زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

طالب دعا خاکسار قاسم علی ایڈیٹر فاروق